

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ مع محصول ۓ

نمبر ۵۳ جلد ۸ — لودیانہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۰ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

آج نور افشاں کی آٹھویں جلد بخیریت تمام اختتام کو پہونچی اور ۱۸۸۰ء بھی رخصت ہوا = **سلطنت روم** اور مانٹینگرو میں عہدنامہ ہوگیا ہے = **علاقہ یماق** کے جرگے ایوبخان سے مخالفت کر رہے ہیں = **اہل** البانیا نے اپنا نقصان سلطنت روم سے بھرپایا = **جلال آباد** کے حاکم نے امیر کابل کو جواب دیدیا ہے کہ میں تمکو اپنے علاقہ کی آمدنی نہیں دوں گا = **فوج ایران** نے قوم خورد کو بڑی بھاری شکست دی ہے = **میجر** بڈلف صاحب نے قلعہ شیر علی پر قبضہ کر لیا ہے = **کابل** میں مشہور ہے کہ ایوبخان ہرات سے فوج اس نیت پر لیکر چل پڑا ہے کہ افغانستان پر قبضہ کر لوں = **امیر کابل** کوشش کر رہا ہے کہ ایوبخان کو اول ہی مقابلہ میں بھگا دوں = **الہ آباد** سے خبر آئی ہے کہ حضور ویسرائے کی طبیعت رو بصحت ہے = خبر آئی ہے کہ روسیوں نے تکی ترکمانوں پر فتح پائی ہے = **ہرات** سے اب خبریں الٹ پلٹ آنے لگی ہیں = **کلکتہ** میں پرسوں کو ایک دربار عالیشان منعقد ہوگا جسمیں مہاراجگان کو خطاب دیے جائینگے = **پشاور** میں کابل کی افواہیں جو مشہور ہوتی ہیں وہ قاصدوں کی زبانی ہوا کرتی ہیں = **ہرات** میں پھر غدر ہوگیا ہے = **محمد جان** نے امیر شیر علی کی بیوہ سے شادی کر لی ہے = **قورم** سے اگرچہ انگریزی فوج چلی آئی ہے مگر پھر بھی وہاں امن و امان ہے = سرکار نے حکم جاری کیا ہے کہ بایام جنگ کسی بنگالی کو محکمہ کمسریٹ میں نوکری نہ دیجاوے = **ایوبخان** نے ۱۵ سو بندوقیں اپنی فوج میں تقسیم کر دی ہیں = **پنجاب** چیف کورٹ کے لئے ایک مکان عالیشان بلاگت ایک لاکھ روپیہ کے تیار ہونیوالا ہے = **غازی آباد** میں ایک ٹکٹ کلکٹر ریل کے نیچے دبکر مر گیا = **قندھار** سے خبر آئی ہے کہ خان آغا کو ایوبخان نے قید کر لیا ہے = **کابل** کا راستہ خوفناک ہوگیا ہے = **سلطان** روم نے سلاطین یورپ سے درخواست کی کہ یونان کو جنگ سے باز رکھا جاوے = **قندھار** کے چھوڑ دینے کی بابت اخبار عام نے بڑے زور سے یہہ لکھا ہے کہ قندھار چھوڑ دیا گیا = اب قندھار ہمارا نہیں ہے = **لنڈن** کے وزیروں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ قندھار امیر عبدالرحمان خان کو دیا جاوے = **برہما** کے ایک ڈاکو نے دربار میں بوقت گرفتاری شاہ برہما کو کہا کہ تو خود چور ہے = **یونان** نے سلاطین یورپ کے اس مشورہ کو منظور نہیں کیا کہ وہ لڑائی کو ملتوی رکھے = **ایران** والے کہتے ہیں کہ جب قندھار کو انگریز خالی کر دینگے تو جسطرح ہم سے بن پڑا ہرات پر ہم اپنا قبضہ کرینگے = **چین** کی سلطنت نے روس کے ساتھ جو عہد باندھا تھا اب چین چاہتی ہے کہ اسمیں کچھ ترمیم ہونی چاہئے = **خبر** آئی ہے کہ پشاور میل فریزی

نور افشاں

صاحب صادق الاخبار کی تحریر مندرجہ ذیل سے ہمکو اتفاق ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ شمالی افغانستان کی نسبت یقین کیا جاسکتا ہے کہ جبتک اُس ملک کا کوئی ایسا حاکم نہوگا جسکا ضابطہ وہاں کے لوگ نہ مانتے ہوں تو اُسوقت تک اُس ملک سے بیشک ایسی خبریں آتی رہینگی جیسے بے چینی پیدا ہو عبدالرحمان خان جو تخت نشین کیا گیا ہے تو اُسکے یہہ معنے ہیں کہ اُس قسم کے حاکم کو جلدی کے ساتھ تسلیم کیا گیا اور اُمید کی گئی کہ اِس صورت سے ایک سخت مشکل کا فیصلہ کردیا جائے لیکن ہنوز یہہ شہادت نہیں پہونچی کہ انکی حکومت کی لوگ خواہش کرتے ہیں حال میں جو کچھ خبریں مشہور ہوئی ہیں خواہ وہ غلط ہیں یا صحیح لیکن اُنسے یہہ معنے پیدا ہوتے ہیں کہ یہہ مشکوک امر ہے کہ آیا عبدالرحمان خان میں اِسقدر لیاقت موجود ہے یا نہیں کہ وہ افغانستان کی سرکش رعایا اور خود مختار سرداروں پر کافی طور پر حکمرانی کرسکیں البتہ یہہ ممکن ہے کہ کسی فرقے کے فسادات سے وہ راستے تھوڑے عرصہ کے لیے بند ہوگئے ہوں لیکن پھر کابل و افواج ہند کے درمیان میں اسقدر راستے موجود ہیں کہ یہہ امر غالب نہیں معلوم ہوتا کہ کسی راستے سے قاصد ہندوستان سے آمدورفت نہ رکھ سکیں اگر راستہ خیبر بند تھا تو راہ کرم موجود تھی سرکاری خبروں سے معلوم ہوا کہ عرصے سے خطوط کابل سے نہیں آئے شاید اسوجہ سے لوگوں نے مشہور کیا ہے کہ کابل میں فساد ہوا ہے بلکہ لوگ تو یہہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ امیر قتل ہوئے اور بوجہ افاغنہ کی شورہ پشتی کے دونوں سوال امکان میں داخل ہیں یہہ تو معلوم ہے کہ ایوبخان کے پاس سے جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ ہرات کو نہیں گئے تھے وہ لوگ غزنی کیطرف آئے تھے جہاں اُن لوگونکے دوست موجود تھے یہہ تو صحیح طور پر معلوم ہے کہ اِس ضلع کے لوگ ابتک عبدالرحمان کی حکومت پسند نہیں کرتے اور حقیقت میں ایسی وجوہ موجود ہیں جنسے یقین کیا جاسکتا ہے کہ عبدالرحمان خان کی حکومت جنوب کے جانب اُن اضلاع کے آگے بہت کم تھی جو کابل سے ملحق ہیں اگر خیال کیا جاوے کہ یعقوبخان کے پیدل سپاہی اپنے ہمراہ غلزئی باغیوں کو لیکر کابل میں آئے ہوں تو ممکن ہے کہ انکے آنے سے کابل میں بغاوت ہوگئی ہو اُن وحشیوں میں بڑا باعث فساد کے پیدا ہونیکا یہہ ہوتا ہے کہ جب چڑھی ہوئی تنخواہ طلب کیجائے اور نہ مل سکے تو عبدالرحمان کی مالی حالت کی نظر سے تنخواہ انکی نہ دیا جانا قرین قیاس ہے اور مقصد یکایک بغاوت سے بدل ہوجانا آسان ہے اُسکے ساتھ ممکن ہے کہ کسی سردار نے انکو غنیمت کی لالچ دی ہو تاکہ اُسکے دعوے کی جانبداری کریں اِن قیاسات کی نسبت ممکن ہے کہ صریح شہادت سے بے بنیاد ثابت ہوجائیں لیکن ایسی شہادت کی عدم موجودگی میں یہہ قیاسات خبروں کی اسناد سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ واقعات سے عبدالرحمان خان اِس امر کے عادی ہیں کہ خوفناک معاملات کی چارہ جوئی کریں اور اگر غالب نہو سکیں تو کسیطرح اپنی حفاظت کرلیں جبکہ دوست محمد خان نے وفات پائی ہے اور لارڈ الگن نے انکی جانشین کے تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے تو افغانستان میں بہت فساد و سازش وقوع میں آئی تھی اور عبدالرحمان خان اُنمیں شریک رہے ہیں جبکہ شیر علیخان نے فتح پائی تو عبدالرحمان خان روس کو فرار ہوگئے اور بارہ برس تک اُس ملک کے پنشن خوار رہے جب شیر علیخان روسی دوستی کی وجہ سے کابل کے تخت سے بھاگے اور مر گئے اور کیوگناری قتل ہوئے تو عبدالرحمان خان کو موقع ملا اور شاید روس کی مرضی سے عبدالرحمان خان نے افغانی ترکستان میں اپنی حکومت قایم کی اور اُنکے رقیب اور عزیز ایوبخان ہرات پر قایم ہوئے جبکہ یعقوبخان کو تخت کابل پر قایم رکھنا ممکن ہوگیا تو عبدالرحمان خان کی بابت خیال کیاگیا کہ غالباً وہ اُنکے جانشین ہوں لیکن قبل اسکے کہ لارڈ لٹن ہندوستان سے روانہ ہوں اُنہوں نے عبدالرحمان خان سے معاملات بالکل شکست کردی تھی پھر بھی عبدالرحمان خان کو عمدہ موقع ملا اور وہ ہندوکش سے افغانستان میں آئے اور لارڈ رپن کی گورنمنٹ نے خوشی کے ساتھ انکو امیر افغانستان تسلیم کیا جو کچھ مصیبتیں عبدالرحمان خان کے سر پر انکی عمر میں پڑیں انکی وجہ سے وہ ضرور اِس قابل ہوگئے ہونگے کہ افغانستان کی دغابازی و فساد کا بندوبست کرسکیں جن انگریزی افسروں نے عبدالرحمان خان کو دیکھا ہے وہ اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ لائق حاکم ہونگے اور یہہ بھی یقین ہوا کہ بعض شمالی فرقوں کو انکی حکومت منظور ہے ابتدا میں جو خبریں کابل سے آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ وہ رفتہ رفتہ انتظام کررہے تھے اور گورنر مقرر کئے جاتے تھے جو مالگذاری تحصیل کرتے تھے اور مشکوک سرداروں کو رضامند کررہے تھے لیکن ابتدا سے جسکام میں گورنمنٹ ہند نے انکی اعانت کی تھی وہ آزمایش میں داخل تھا اگر آزمایش ناکامیاب ہوئی تو اُسکا اختتام انکی زندگی کے ساتھ ہوگا اور پھر از سر نو افغانستان میں شخصی حکومت کی حصول کے لئے تنازعات اُسیطرح پیدا ہونگی جسطرح فی زمانہ پھیل رہی ہیں +

مراسلات

قران کی عدم ضرورت نمبر ۱۱

دوم از روئے بیان واقعات جو مخلوط بالاخلاط ہیں

بائیبل

دفعہ ۱۔ آدم ﴿ کتاب پیدایش ۱: ۲۶ ﴾ تب خدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مانند بناویں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں وغیرہ پر سرداری کرے اور خدا نے انسانکو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا نر و ناری اُنکو پیدا کیا۔ (باب ۲: ۱۵ وغیرہ) اور خداوند خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن میں رکھا کہ اُسکی باغبانی اور نگہبانی کرے اور خداوند نے آدم کو حکم دیکر کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جسدن تو اُس سے کھائیگا تو ضرور مریگا (آیت ۱۹) ۔ اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو زمین سے بناکر آدم کے پاس پہنچایا تاکہ دیکھے کہ وہ اُنکے کیا نام رکھے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہ ہی اُسکا نام ٹھہرا اور آدم نے سب مویشیوں اور آسمان کے پرندوں اور ہر ایک جنگلی جانوروں کا نام رکھا۔ انتہی تیسرے باب میں شیطان کے بہکانے کا بیان ہے +

قران

سورہ بقر رکوع ۴ میں یوں مرقوم ہے اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نایب بولے کیا تو رکھیگا اُس میں جو شخص فساد کرے وہاں اور خون کرے ؟ اور ہم پڑھتے رہے تیری خوبیاں اور یاد کرتے رہے تیری پاک ذات کو۔ کہا مجھکو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ۔ اور سکھائے آدم کو نام سارے پھر وہ دکھائے فرشتوں کو۔ کہا بتلاؤ مجھکو اُنکے نام اگر تم ہو سچے ۔ بولے تو سب سے نرالا ہے ہمکو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے سکھایا تو ہی ہے اصل دانا پختہ کار ۔ اور جب کہا ہمنے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ آدم کو تو سجدہ کر پڑے مگر ابلیس نے قبول نہ رکھا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں کا + اور کہا ہم نے اے آدم بس تو اور تیری عورت جنت میں اور کھاؤ اُس میں محظوظ ہو کر جس جگہہ چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اُس درخت کے پھر تم بے انصاف ہوگے ۔ پھر ڈگایا اُنکو شیطان نے الخ +

اب ظاہر ہے کہ قران کے اِس بیان کی کچھہ باتیں توریت کے موافق اور کچھہ زاید اور برخلاف ہیں چنانچہ فرشتوں سے خدا کا سوال و جواب کرنا ۔ اور آدم کو حکمت سے جانوروں کے نام بتاکر فرشتوں کو قایل کرنا اور آدم کو فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا نہ کرنا غیر باتیں ہیں ۔ یہہ کہاں سے پائیں (کیا یہود یا عیسائیوں نے یہہ بیان توریت سے نکال ڈالا جو قران میں ہے اور توریت میں نہیں) یہہ تو کبھی نہیں ہوا ۔ مگر قران میں یہہ بیان حضرت محمد کے مبداء علم ثانی یعنے احادیث یہود سے آیا ہے چنانچہ اِس مقام پر سیل* صاحب لکھتے ہیں کہ یہہ قصہ محمد نے یہودی حدیثوں سے لیا ہے ۔ جو بیان کرتی ہیں کہ جب خدا نے اُنسے اُسکی پیدایش کی بابت مشورہ کیا اور فرشتوں نے انسان کی بابت تحقیر سے کلام کیا تو خدا نے جواب دیا کہ انسان تم سے دانا ہے اور اُسکی نسبت اُنہیں قایل کرنیکے لئے وہ سب قسم کے جانوروں کو اُنکے پاس لایا اور اُنسے اُسکے نام پوچھے جب وے نہ بتلا سکے تو اُسنے وہ ہی سوال انسان سے کیا ۔ اُسنے ایک ایک کا نام لیا ۔ اور جب اُس سے اپنا نام اور خدا کا نام پوچھا گیا اُسنے بہت ٹھیک جواب دیا اور خدا کا نام یہوواہ رکھا ۔ فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا بھی طالمود میں مذکور ہوا ہے ۔ جائے غور ہے کہ یہود کی حدیثیں نہ ہوئیں حضرت محمد کے لئے الہام ٹھہریں کبھی عیسائیوں کے اور کبھی یہودیوں کے جعلی قصوں سے کام چلایا ہے ۔ یہودیوں کی حدیثوں کا یہہ حال نہیں کہ موسیٰ سے شروع ہوئی ہوں مگر اُنکی اپنی بناوٹ ہے جسمیں اُنہوں نے توریت کی تفسیر ہی نہیں کی ہے بلکہ بہت باتیں توریت پر بڑھاکے موسیٰ کی طرف منسوب کردیں ہیں اور اُنکی یہہ زیادتی خود توریت اور توریت کے حکم کے برخلاف ٹھہرتی ہیں ۔ پس ایسے بناوٹی قصوں کو حقیقتوں کے ساتھ مخلوط کرنے کی مطلق ضرورت نہ تھی ۔ یہودیوں نے تو اپنے ایسے قصوں کو توریت سے علیحدہ بھی کیا تھا مگر حضرت محمد نے ہر دو کو ملا ہی دیا ۔ سوائے اِسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہود کی آیت اور روایت میں فرق معلوم نہوا اور اِسلئے یہہ آمیزش ظہور میں آئی اور یہہ بات قران کی عدم ضرورت کو بالکل ثابت کرتی ہے

* سیل صاحب سے اِسلئے حوالہ دیا ہے کہ بندہ کے پاس یہود کی کتب احادیث اِسوقت موجود نہیں ورنہ مفصل احوال گوش گذار کرتا ۔ مگر خیر کچھہ مضایقہ نہیں پھر سہی ۔

کیونکہ سچ اور جھوٹھ کی علیحدگی ہی بہتر ہے اختلاط کی ضرورت نہیں

دفعہ ۴ - بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل - خروج باب ۱ آیت ۷ - لیکن بنی اسرائیل کی اولاد برومند ہوئی اور بہت بڑھی اور فراوان ہوئی اور نہایت زور پیدا کیا اور وہ زمین اُنسے معمور ہو گئی تب مصر میں ایک نیا بادشاہ جو یوسف کو نہ جانتا تھا پیدا ہوا - اور اُسنے اپنے لوگوں سے کہا کہ دیکھو بنی اسرائیل کے لوگ ہم سے زیادہ اور قوی تر ہیں - آؤ ہم اُنسے دانشمندانہ معاملہ کریں تا نہ ہووے کہ جب وے اور زیادہ ہوں اور جنگ پڑے تو وے ہمارے دشمنوں سے مل جاویں اور ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جاویں +

سورہ اعراف رکوع ۱۵ - اور بولے سردار قوم فرعون کے کیوں چھوڑتا ہے موسیٰ اور اُسکی قوم کو کہ دھوم اُٹھاویں ملک میں اور موقوف کرے تجکو اور تیرے بتوں کو - بولا اب ہم مارینگے اُن کے بیٹے اور جیتی رکھینگے اُنکی عورتیں اور اُنپر ہم زور آور ہیں - پھر سورہ مومن رکوع ۲ - پھر جب پہونچا اُن پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مار و بیٹے اُنکے جو یقین لائے ہیں اُسکے ساتھ اور جیتی رکھو اُنکی عورتیں +

اب لقیح ہو کہ فرعون کے تنفر و ظلم کا یہی سبب تھا چنانچہ اُنپر خراج کے لئے محصل ٹھہرانا اور دائی جنایونکو فرزند نرینے قتل کرنیکا حکم دینا اور اُنسے مایوس ہو کر سب لوگوں کو حکم کرنا کہ اُن میں جو بیٹے پیدا ہوں تم اُسے دریا میں ڈالدو اور جو بیٹی ہو جیتی رہنے دو - آیت ۲۲ - یہہ سب ظلم بنی اسرائیل کی کثرت کے سبب سے ہوئی جس سے فراعون کو اپنی سلطنت کا خوف ہوا - اسی ظلم کے درمیان موسیٰ پیدا ہوا اور چھپایا گیا اور بڑا ہو کر خدا کا رسول ہوا - نہ کہ اُسکی ایام رسالت میں لڑکوں کا قتل ہونا واقع ہوا - اور وہ بھی اِس سبب سے کہ بنی اسرائیل موسیٰ پر یقین لائے تھے اِلا بر خلاف اِسکے ایام رسالت میں فرعون اور اُسکے لوگو نپر اِسقدر سختی پر سختی ہوئی کہ آخر ش اُنکے پلوٹھے لڑکے بھی مارے گئے - البتہ جب موسیٰ فرعون کے پاس پہلی مرتبہ پیغام لایا (باب ۵) - تو فرعون نے بنی اسرائیل پر اینٹ بنلانے کی بابت بہت سختی کی مگر بعد اِسکے ہمیشہ وہ خود اور اُسکے لوگ تکلیف اُٹھاتے رہے پس قران کا یہہ بیان بھی مخلوط ہے +

کمترین اِن ہی دو مثالوں پر اکتفا کر کے آخر میں اِس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ بیانات قرانی جو کتب مقدسہ سے موافقت رکھتے ہیں اُنکے لئے بھی قران کی ضرورت نہ تھی لیکن اگر کہا جاوے کہ ان قدیم واقعیات کی شہادت کے لئے قران آیا تو یاد رہے کہ یہہ شہادت بہ سبب اِسقدر جدید ہونیکے کچھ شہادت نہیں ہے - اسحال میں یوسیفس فائیلو اور جسقدر بیان ہیرا ڈٹس اور منیتھو مصری نے کیا ہے اور جسقدر اناجیل جعلی اور تالمود وغیرہ میں ہے قران کی بہ نسبت زیادہ معتبر ہیں اور قران کا اعتبار نہ صرف اِن واقعات سے دور ہونے بلکہ غلط آمیزیوں کے سبب اور بھی کم ہوتا ہے - غرضکہ قران کی گواہی بھی کوئی پختہ گواہی نہ گردانی جائیگی البتہ محمدیوں کا منہہ بند کرنیکے لئے کچھ کام کی ہو تو ہو +

مکرر ناظرین اہل علم پر یہ بات واضح رہے کہ اگر بندہ کی تحریروں کا جواب لکھنے پر دل چلے تو تحقیقی جواب مد نظر رکھ کر تحریر فرماویں اور الزامی تحریروں سے قران کو اور بھی کمزور نہ کریں جیسا صاحب راقم ضرورت قران کے کیا ہے جنکے ایسے جواب کی تحقیقی تردید آئندہ پرچہ نور افشاں میں آتی ہے +

راقم

پادری جی - ایل - ٹھاکرداس از مقام پسرور - ضلع سیالکوٹ

خط ثانی بابو ہرپرشاد

پنڈت دیانند سرستی صاحب و جمیع ممبر ان آریہ سماج فرخ آباد سلامت بعد سلام نیاز کے خلاصہ یہہ ہے کہ خط آپکا در جواب میرے خط کے آیا اُسکے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ لوگ تہذیب اخلاق سے کنارہ کرتے ہیں کیونکہ میں نے تو خط پنڈت دیانند سرستی صاحب کی خدمت میں بدیں مراد بھیجا تھا کہ مہربانی کر کے تبلائیے کہ وہ کون سے نشان ہیں جنسے خدا کی طرف کی کتاب کی آزمایش کیجائے اور یہہ امر نہایت ہی ضرور تھا اور ہے بھی اِس سبب سے کہ بہتیرے لوگ اِس گرداب میں پڑے ہوئے غوطہ کھا رہے ہیں اور اپنی اپنی کتاب کو خدا ہی کی کتاب کہتے ہیں اور یہہ ہونا بھی غیر ممکن ہے کہ سب کی

کتابیں خدا کی طرف سے اور برحق ہوں پر پنڈت صاحب کے ہوتے ہوئے مہا آریا سماج کیطرف سے مجھکو یہہ جواب آیا کہ ایسی ایسی موٹی باتوں کا تحریری جواب دینا ہم اسوقت جائز نہیں رکھتے اسلئے پادری صاحب کو جو بڑے عقیل اور فہیم اور بخوبی جانکار ہیں بھیجدیجئے وہ شک رفع کر جائیں واہ صاحب کیا ہی اچھی تعلیم آپ لوگوں نے حاصل کی ہی کہ سوال کسی سے اور جواب کسی اور سے ہوا اور وہ بھی بے ٹھکانہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ لوگ اپنے کو پنڈت صاحب موصوف سے زیادہ ہوشیار ٹھہراتے ہیں کیونکہ اُسکی کیا حاجت تھی کہ اُن کے ہوتے ہوئے آپ لوگ جواب دیں کیا وہ جواب نہیں دے سکتے تھے سو بھی ایسا بقول شخصے سوال دیگر جواب دیگر شاید آپ لوگ خط کے مضمون سے آگاہ نہ ہوئے ہونگے کہ میرے خط کا ٹھیک جواب دیتے یا یہہ خیال کیا ہوگا کہ عوام لوگوں میں کچھ اسمیں بڑی عزت اور بزرگی نہ ٹھہرے گی اور یا یہہ کہ جواب دینا آتا ہی نہ ہوگا تو کہو صاحب کس برتے پر گرم ہا نی مطلب تو آپ لوگوں کا یہہ ہی ہی کہ سچائی ثابت کیجائے پھر کیوں آناکانی کرتے ہو کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ ہم تحریری جواب دینا جائز نہیں سمجھتے اسکے کیا معنے مثل مشہور ہی کہ میٹھا ہاتھ چلیں اور دم کے پیچھے ٹلیا تسپر بھی یہہ فخر آمیز خط آپکی طرف سے آیا کہ پادری صاحب کو بھیجدیجئے ہم ایسا وقت کہاں سے لاویں جو علیحدہ علیحدہ ایک ایک سے بات کریں سنو صاحب یہہ تو ایسی بات تھی جو میں نے عرض کی تھی کہ ایک کو کیا بلکہ تمام دنیا کے باشندوں کو کافی تھی مگر افسوس اگر کسی نے بھی اُسپر غور نہ کیا میں نے تو کسی کی طرفداری نہیں کی تھی اور نہ کسی کتاب کو حق یا ناحق بتلایا تھا پر صرف یہی عرض کی تھی کہ اوّل بنیاد کی پایداری دریافت کر لو بعد اُسکے بڑی بڑی عمارتیں شروع کر دیجئے وہ کونسے نشان ہیں جن سے یہہ ثابت ہو کہ یہہ کتاب خدا کی طرف سے ہی اور وہ نہیں سکا آپ لوگوں نے مطلق انکار کیا پر یہہ اقرار کیا کہ پادری صاحب کو بھیجدیجئے کہو صاحب کیا کوئی صاحب بھی اس مقصد کو نہ پہونچے کہ میری کیا عرض اور آپ لوگوں کا کیا جواب ہی اور اب پھر یہہ دریافت کیا چاہتا ہوں کہ کیا ایک آدمی بھی سماج بھر میں نہیں ہی جو اسبات کو پسند کرے کہ ہاں بیشک یہہ بات تو عوام کے فایدہ کے لئے ہی اُسکو ضرور دریافت کرنا چاہئے میں یقین کرتا ہوں کہ ضرور آپ لوگوں میں بہت سے ایسے صاحب ہونگے جو اسبات سے راضی ہو کر ہمت کی باندھ کے میرے پہلے خط کا جواب واجبی دینگے اور جو مجھکو یہہ پیشتر ہی سے آگاہی ہوتی کہ پنڈت صاحب اور اور لوگ جو اُن کے پیرو ہیں حق بات کے جواب دینے سے گریز کرتے ہیں تو اپنا ارادہ بھی ظاہر نکرتا ہاں ایکدفعہ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں لالہ جگناتھ ہر پرشاد کے مکان پر میں نے خود پنڈت صاحب سے اسی امر کی درخواست کی تھی کہ مہربانی کر کے تبلائیے کہ وہ کونسا ثبوت ہی کہ وید سچی کتاب اور خدا کی طرف سے ہی اُسپر پنڈت صاحب موصوف نے اوّل تو بہت سالیت ولعل کیا اور جب اور بہت سے بھلے آدمیوں نے بہت کچھ کہا سُنا کہ پنڈت جی جواب دینا تو ضرور چاہئے تب بمشکل تمام یہہ فرمایا کہ میں تو بات چیت نہیں کرونگا اگر ایسا ہی ہی تو میری طرف سے کوئی اور آدمی کریگا اور نام پنڈت دین دیال کا جو ضلع اسکول میں تیسرے درجہ کے ماسٹر ہیں لیا اور جب میں نے یہہ کہا کہ کوئی صاحب بات چیت کریں پر ہار جیت آپکی ہوگی تب بجائے دین دیال پنڈت کے دولاری لعل کا نام رکھا اسپر بھی میں نے کہا کہ یہہ سب کچھ تحریر ہوگا کہ ہر ایک مذہب والے کی طرف سے ایک ایک کاتب مقرر ہوئے جو میرا سوال اور آپ کا جواب لکھے تاکہ خاتمہ پر فیصلہ کر لیا جائے کہ کیا حق اور کیا ناحق ہی تب یہہ کہہ کر چلدئے کہ تمکو کیا وید سچا ہی یا جھوٹھا تم تو اُسکو چھوڑ بیٹھے ہو میں تو اُسوقت سے خاموش ہی بیٹھا ہوا تھا پر اب پھر کے آپ لوگوں کی طرف سے بڑی بڑی لن ترانیاں چھپنے لگیں تب پھر ارادہ کر کے اپنا وہی مضمون خط کے ذریعہ سے تاریخ ۷ جون ۱۸۸۰ء کو خدمت میں ارسال کیا جسکے واجبی جواب سے ابتک محروم ہوں اب پھر دوبارہ خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ براہ مہربانی خط کا جواب ٹھیک ٹھیک تحریری عنایت فرمایئے اور یہہ اطلاع دیجئے کہ جواب نہیں دے سکتے اُس حالتمیں میں خاموش ہو رہونگا اب اُمید کرتا ہوں کہ ضرور آپ لوگ میرے خط کا جواب عنایت کرینگے

زیادہ سلام *

راقم

بابو ہر پرشاد ساکن فرخ آباد

محلہ نٹ گنجہ ۳ جولائی ۱۸۸۰ء

جواب از آریہ سماج۔

بابو ہر پرشاد صاحب — تسلیم — آپکا خط گویا تہذیب کی گٹھری بلکہ لیاقت کا نسخہ مشتمل بر اعتراضات و نیز طلب ثبوت کلام الٰہی پہونچا جو کہ نسبت کنارہ کرنے دریائے تہذیب سے مردمان آریہ سماج کا ارقام فرمایا ہم بہت انکسار سے آپ پر اسبات کو ظاہر

کرتے ہیں کہ آپکا لکھنا واقعی قابل پسند ارباب تہذیب ہے فقرات عالمانہ مثل آنا کانی دُم کے پیچھے ملیا وکس برنی پرتسا پانی وغیرہ کہ آپ کے خط میں نور افگن ہیں آپکی انتہائی تہذیب اور علمیت کے گواہ ہیں آفرین صد آفرین لاریب ایسی دقیق عبارت فاضلانہ لکھنا آپ ہی کا کام ہے یہہ سب نتیجہ برکت سچائی مذہب وصفائی ملت جو آپنے بہزار محنت ومشقت دستیاب کرکے وقتاً فوقتاً درپے افزونی لیاقت نہیں ہے اللھم زد فزد کیوں نہو بقول شخصے جن ڈھونڈھا تن پائیاں گھرے سمندر بیٹھ لامحالہ اگر ایسی ہی کوشش آپکی گرسی ظہور پر جلوہ گر رہی تو ہمکو اُمید واثق ہے کہ گوہر مراد ہاتھ آجاویگا مہربان من ہمنے سابق میں بجواب خط آپکے ثبوت کلام الہی اسواسطے بقیہ اوقات سمجھا تھا کہ باوجود طبع ہو جانے اکثر کتب مثل بہومکا چاروں وید ترجمہ دیگر کتب ہائے مصنفہ سوامی جی مہاراج بزبان اُردو وخط ہندی وفارسی میں چھپکر مشتہر ہوگئی ہیں اور ثبوت کامل کلام الہی کا نسبت وید مقدس اُسمیں لکھا ہے کیا آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا ہم تو یہہ بھی نہ کہینگے کہ آپ نے تحصیل علم اُردو میں ہنوز کوشش نہیں کی بفضلہ تعالیٰ آپ کو کچھ پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں آپ تو ویسے ہی لایق فایق ہیں دوئم نہ لکھنے جواب تحریری میں یہہ خیال ناقص ہمارا خار راہ ہوا کہ باوصف موجودگی جناب پادری صاحب اور درخواست طلب ہماری کی جناب ممدوح نے اپنی تشریف آوری اور گفتگوئے زبانی کرنے سے پہلو تہی کیا نہ کہ آپ فی الجملہ عیسائی ہیں کیا ہم سے بذریعہ تحریری سوالات کرکے لطف اُٹھاوینگے ہاں اب جو بذریعہ تحریر ہوئے طلبیت اور گلستان کتابت سے

ہوائے قابلیت ظاہر ہوئی غنچہ خاطر شگفتہ ہوا اور تختہ لیاقت سے برگ برگ ہوائے لیاقت آئی خواہش دل متقاضی تحریر جواب ہوئی ہم صرف یہہ بات نہیں کہینگے کہ نتیجہ طلب جواب صرف تضیع اوقات ہمارا ہوگا بلکہ ثبوت کلام الہی کہ ازراہ دور اندیشی وعاقبت بینی ہم سے طلب کیا ہے جو کہ وہ کتابیں کہ مشہور بکلام الہی ہیں اور قصص اُنکی مثلاً بی بی مریم صاحبہ روح القدس سے حاملہ ہوئیں یا گلے میں سولی ڈالنے سے پاپ کٹ گیا یا اُنگلی اُٹھانے سے قمر شق ہوگیا یا کسی نے پہاڑ اُنگلی پر اُٹھا لیا یا کسی نے مردہ کو زندہ کردیا تہ نشین خاطر نہوتے ہونگے اور ناچار بسبب داخل ہو جانے اُس ملت کے وہ لغو حکایات سنکر آری ملی کرنا ہوتا ہوگا اور نہ صفائی دل خواہان سچائی کی ہوگی سچ ہے کیوں نہو دیکھو جناب جنرل اسکاٹ صاحب بہادر اور نیز ہزارہا آدمی باشندگان امریکہ کہ عالمان دین اور واقفان ہر آئین ہیں کج مج گفتار ہائے کتب مذکور دیکھکر سالہا سال بہائے تلاش اپنے کو جستجوئے کلام الہی میں تیز رکھتے تھے آخرالامر در مقصد تک پہونچے اور گوہر ایمان کف مراد پر جلوہ گر کیا یعنے وید مقدس کو راستبازی کم وکاست کلام الہی سمجھکر اپنے تہ دل سے معتقد ہوئے اور اُن کتابوں کو جو کلام الہی عوام الناس میں مشہور ہیں ایک ڈھکوسلا سمجھا اسواسطے طاہر خیال آپکا کہ تبلاش آشیانہ صادق تیز پرواز ہے کیا عجب کہ منزل مقصود کو پہونچے ۔ نظر براں ہم نہایت عاجزی سے تعصب اور تائید کلام کو سوامی نام بھیجکر بخیال ہمدردی بفحوائے مصرعہ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ۔ آپکی خدمت میں جواب بھیجتے ہیں از انجا کہ

بیت ۔ راستی موجب رضائے خداست ۔ کس ندیدم کہ گم شدہ از راہ راست ۔ اُمید ہے کہ صدق کلام اور راست پیغام ہمارا آپکے دل میں اثر نیک بخشے اور دیگر گمراہان کو جو ایمان کو برسر راہ لاوے ۔ آمدم برسر مطلب آپ کا سوال وہ کونسے نشان ہیں جن سے ثابت ہو کہ یہہ کتاب خدا کی طرف کی ہے جواب اوّل نشان کلام الہی میں یہہ ہونا چاہیئے کہ وہ کسی ملک کی زبان نہ ہو دوئم یہہ کہ وہ کتاب قدیمی ہو یعنے بوقت پیدائش عالم ظاہر ہوئی ہو ۔ سوم یہہ کہ اُسمیں کسی خاص آدمی کے ایمان لانے پر ضرورت نہ لکھی ہو چہارم یہہ کہ اُسکا ایک حکم دوسرے کو رد نہ کرے ایک حکم دوسرے کو اُسوقت رد کرتا ہے جبکہ پہلا حکم اُسکا سہو یا نادانی سے لکھا گیا ہو اور ایشر سہو وخطا سے پاک ہے پنجم اس کتاب کے مسئل عقلی دلیل سے ٹھیک ٹھیک ثابت ہو سکیں یعنی ایسی بات جو عقل بشر میں نہ آئے نہ لکھی ہو ششم اُسکا اظہار معقول اور ممکن طریقہ سے ہو ہفتم اُسمیں کوئی بات شرع کی سبھا یعنے قوانین قدرت کے برخلاف لغو نہ لکھی ہو اور یہہ سب باتیں وید مقدس میں موجود ہیں دیدہ حق بین اور دل انصاف گزین گواہ ہے اور دیگر کتابیں مثل اور افسانہ کے ہیں جو واسطے خوش طبعی اور دل لگی کے کسی خلوت خاص میں سُنائی جاویں الصاحب جسطرح ذات ایشر قدیم ہے اُسیطرح کلام ایشر بھی قدیمی ہے جسطرح چاند اور سورج کو پرمیشر آفرینش کے آغاز سے پرلو کے انجام تک دوسرا پیدا نہیں کرتا اُسیطرح دوسرا الہام بھی نازل نہیں فرماتا کیونکہ یہہ بات اُسکی



...ی اور
...یں تھے وہ منسوخ
... یہہ ثابت ہوتا ہی کہ خدا
شاید حضرت موسیٰ کے وقت میں عقل سلیم نہ رکھتا تھا - یا وہ کتاب جسمیں یہہ باتیں لکھی ہوئی ہیں اُس وقت تک بر میشر کی نظر سے نہ گذری تھی - یا اُس وقت ایام لڑکپن خدا کا ہوگا - اور بار بار الہام آنے اور منسوخ ہونے سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ جیوں جیوں علم و عقل میں ترقی ہوتی گئی تیوں تیوں عمدہ عمدہ کتابیں بھیجتا گیا - اب مجھکو آپکی دانائی سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ وید مقدس کو کتاب الٰہی سمجھیں گے اور اگر فی الجملہ بمقتضائے بشریت میرے اِس مختصر رایکو تسکین نہو تو کتاب بھوسکا چاروں وید میں ابتدائے صفحہ ۹ سے لغایت صفحہ چالیس نشانات کتاب الٰہی نسبت وید مقدس ملاحظہ فرمائیگا مصرع حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را +

راقم
دستخط کالیچرن منتری و سکرٹری
آریہ سماج فرخ آباد ۱۹ جولائی سنہ

اخبارات تار برقی

لنڈن ۱۶ دسمبر - آج کے اخبار ٹائمس نے اپنے خاص آرٹیکل میں تحریر کیا کہ انگلستان خوشی سے اور خلیہ کا
۱

...صلہ معاملہ یونان میں شریک ہوگا بشرطیکہ فرانس اُس ...روائی کی ابتدا کرے +

تمام رخصت فرلو فوجی اشخاص کو جو آرلینڈ میں تھے ملی تھی منسوخ ہوئی +

قسطنطنیہ ۱۵ دسمبر - ٹرکی یادداشت جو ٹرکی سفیروں ... سیرونجات کے لئے درباب جنگی حالت یونان کے بھی روانہ ہوئی اُس میں شاہوں سے چاہا گیا ہی کہ یونان سے کہیں کہ اپنی جنگی حالت کو موقوف کرے اور فی الفور گورنمنٹ ٹرکی سے گفتگو شروع کرے +

بمبئی ۱۹ دسمبر - کل ونگ اور رابرٹس نے تین ہزار کی بازی بدکرانشا کھیلا رات کو جب کھیل بند ہوا تو ایکہزار دو سو رابرٹس کے تھے اور نو سو تیئیس ۹۲۳ ونگ کے - اب چہارشنبہ کو پھر کھیلا جائیگا اور پنجشنبہ کو ختم ہوگا +

کلکتہ ۳۰ دسمبر - بذریعہ تار برقی الہ آباد سے کلکتہ میں دوشنبہ کو ڈیڑھ بجے دن کے خبر آئی - کل شام سے کسیقدر بخار کی علامت پائی جاتی تھی حضور والیسرائے رات کو بے چین رہے - مگر آج صبح کیفیت مزاج کی قابل تسکین خیال کی گئی - ڈاکٹر ہیں کلکتہ کو روانہ ہوئے +

لنڈن ۱۹ - دسمبر - ۱۰ ہزار پونڈ واسطے ادائے مصارف جواب دہی مقدمہ مسٹر پارنل کے جمع ہوئے ہیں +

بلیٹن کو حکم آرلینڈ جانیکا ہوا ہی +

گورنمنٹ نے اڈمرل سیمور کا بجلد وئے اُس کارروائی کے جو اُنہوں نے اُسوقت کی تھی جبکہ بحری اعراض ڈلسگنو کی نسبت ہوا تھا شکریہ ادا کیا +

بیان ہی کہ کرنیل سینٹ جان رائل انجنیر کو تمغہ کے سی ایس آئی کا عطا ہوا +

ایتھنز ۱۹ دسمبر - یونانی گورنمنٹ نے انکار کیا ہی

کہ در بارہ سرحد کی ٹرکی سے اور کچھ گفتگو شروع کرے - انگلستان نے تجویز کیا کہ ایک فیصلہ ثالثی شاہان یورپ کریں تاکہ گفتگو کا قطعی فیصلہ ہو +

طہران ۱۰ دسمبر روسی فوج بمقابلہ کردون کے ایرانیوں کی مدد کے لئے روانہ ہوئی +

کلکتہ ۲۱ دسمبر مندرجہ ذیل خلاصہ اُن خبروں کا ہی جو قندھار سے ۲۰ دسمبر تک آئیں +

سب طرح قندھار اور اُسکے حوالی میں امن ہی جو انتظام تقسیم اضلاع کا ہوتا تھا وہ پورا ہوگیا جو مسافر ہرات سے آئے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایماق کے لوگوں نے جو اتفاق کیا تھا وہ شکست ہوگیا اور خان آغا یونجان کے پاس قید ہی - اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی عبد اللہ خان رئیس فرقہ تیمانی قندھار میں داخل ہوئے موسم یہاں کا عمدہ ہی اور جیسے بارش ہوئی سردی پڑتی ہی - نرخ گندم ۴۵ سیر سے ارزاں ہوکر ۵۱ سیر فی روپیہ ہوگیا یہہ بوجہ بارش اور ارزانی غلہ قطع کے ہی جہاں پر کہ اب غلہ یہاں سے نہیں جاتا ربیع کی تخم ریزی قابل تسکین ہو رہی ہی - دو سال سے اسکی تخم ریزی زیادہ ہوئی تجارت کی حالت سرسبز ہی کاروان برابر کابل و ہرات و ہندوستان سے داخل ہوتے ہیں +

لنڈن ۲۱ دسمبر ایک سرکاری چٹھی مورخہ ۱۹ دسمبر مقام کیپ ٹون سر جارج کالے کے پاس سے آئی اُس میں بیان ہی کہ پانچہزار ڈچ کاشتکاروں نے بلا ظلم و تعدی کے تمام ٹرنسوال پر قبضہ کیا اور گورنمنٹ عام کا وہاں انتظام قایم کیا ایم کنگر ریسیڈنٹ گورنمنٹ عام کے مقرر ہوئے آمد و رفت بری ٹور یا بند ہوگئی اور یہہ بھی چٹھی میں لکھا ہی کہ جہانتک

...وجب رضائے خداست - کس
...ہ راست - اُمید ہی کہ صدق کلام
...را آپکے دل میں اثر نیک بخشے
...وجہ ایمان کو بر سر راہ لاوے -
...کا سوال وہ کونسے نشان ہیں
...کہ یہہ کتاب خدا کی طرف کی ہی
...کلام الٰہی میں یہہ ہونا چاہیئے
...ان نہو دویم یہہ کہ وہ کتاب
...بد البشر عالم ظاہر ہوئی ہو -
...ی خاص آدمی کے ایمان لانے
...چہارم یہہ کہ اُسکا ایک
...کرے ایک حکم دوسرے کو
...یہ پہلا حکم اُسکا سہو یا نادانی
...بشر سہو و خطا سے پاک
...دلیل سے ٹھیک ٹھیک
...ی بات جو عقل بشر میں
...ہم اُسکا اظہار معقول اور
...تم اسمیں کوئی بات سرشتی کی
...ت کے برخلاف لغو نہ
...یں وید مقدس میں موجود
...ل انصاف گذین گواہ
...ر افسانہ کے ہیں جو واسطے
...سی خلوت خاص میں
...طرح ذات البشر قدیم ہی
...ہمی ہی جسطرح چاند اور
...کے آغاز سے پرلو کے
...ن کرتا اسیطرح دوسرا
...رہا کیونکہ یہہ بات اُسکی

فوج بہم پہونچی آگے بڑھائی گئی - اور سرچارج کا لے خود میدان جنگ کو روانہ ہونیوالے ہیں +

کلکتہ ۲۲ دسمبر - مندرجہ ذیل تار برقی الہ آباد سے کلکتہ میں آج چارشنبہ کے دن پہونچی +

حضور والیسرائے کو اب بالکل بخار سے صحت ہی اُمید کرنا چاہیئے کہ اب روز بروز صحت کامل ہوتی جائیگی لہذا جو علالت کی خبریں ہر روز شایع ہوتی تھیں وہ بند ہوجائینگی +

لنڈن ۲۱ دسمبر - جو حال میں خبریں آئیں اُن سے معلوم ہوا کہ روسی فوج نے ۹ دسمبر کو مقام کریزپر دھاوا کیا اور تقی ترکمانوں کو زک دی مرو کے ترکمان مع توپخانہ کے بڑھ رہے ہیں تاکہ تقی ترکمانوں کو مدد دیں +

ایتھنز ۲۲ دسمبر - وزیر اعظم یونان نے یونانی گورنمنٹ کے سفیران متعینہ ملک غیر کے پاس ایک سرکلر بھیجا ہی جس میں ہدایت کی ہی کہ اگر شاہ بذریعہ ثالثی کے فیصلہ کرنا چاہیں تو وہ انکار کریں +

سُنا گیا ہی کہ گورنمنٹ انڈیا نے منظور کی ہی کہ اڈیشنل کمشنر جالندھر لاہور میں معہ اپنے محکموں کے ۱۸۸۲ء میں قایم رہینگے +

جو افواہ ایوبخان کے قتل کی بابت اُڑی تھی وہ غلط نکلی - ایوبخان ہرات میں ہیں اور تندرست ہیں جہاں ہر انہوں نے کچھ فوج بھی جمع کرلی ہی جس میں وہ لوگ شامل ہیں جو بعد شکست مقام مرزا کے جنوبی افغانستان میں منتشر ہوگئے تھے خبر ہی کہ انکی فوج خوب مسلح ہی اور اس میں شبہ نہیں ہی کہ انکے پاس بہت سی توپیں بھی ہیں +

ارل ڈی گرے ہمراہی ڈاکٹر ایچ - ایس میسور ۱۵ دسمبر

۲۱ نومبر ۱۸۸۱ء کو حضور والیسرائے کی علالت طبع [illegible] الہ آباد میں آئے +

قندھار سے ۱۲ دسمبر کو خبر آئی کہ ایوبخان کے مرنے کی خبر بے بنیاد ہی اُن کے پاس ۱۶ سو فوج موجود ہی +

شملہ میں خوب بارش ہوئی اور برف بھی منجمد تھی +

جس قاعدہ سے کہ مجبوراً افسران سرکاری کو پچپن سال کی عمر میں پنشن لینا پڑتی ہی سنہ آئندہ سے اس قاعدہ کا برتاؤ سختی سے ہوگا +

دولت فرانس نے بہت سے تار پیڈو و آٹھ چھوٹے چھوٹے جنگی جہازات یونان کی اعانت کیواسطے بھیجے ہیں +

اگزکٹو کونسل گورنمنٹ انڈیا کی کلکتہ میں ۲۰ دسمبر کو بموجب حکم حضور والیسرائے جمع ہوئے اور لیجسلیٹف کونسل ۲۲ دسمبر کو کلکتہ میں جمع ہوگی +

۱۵ دسمبر ۱۸۸۱ء کو کانپور فرخ آباد ریلوے کانپور سے جاری ہوئی ہی +

لودیانہ

بتقریب تعطیل ہائے یوم کلان تمام عدالتیں بند ہیں + جمعہ کے روز رکھ سرکاری میں حسب معمول میلہ بھرتگا اور سنیچر کے روز بتقریب دربار یادگار خطاب قیصر ہند ایک بڑا بھاری جلسہ پڑاؤ سرکاری میں ہوگا اسلئے تمام کیفیت یعنے جو جو کھیل و تماشے جلسہ مذکور میں ہونگے ضمیمہ اخبار ہذا سے ظاہر ہیں + خانہ شماری کا کام ختم ہوچکا ہی اب مردم شماری کی کارروائی شروع ہوگئی ہی +

امی [illegible]
یکم اکتوبر ۱۸۸۱ء کو م[illegible]
گم شدہ نوٹ مذکور کوئی شخص [illegible]
انعام دیوینگے فقط

راقم محمد بٹ حاجی احمد بٹ
سوداگران پشمینہ از لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریونکے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدلے +

دستخط
جی - ای - ویکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ